بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محدث
دھلی

جلد ۲ | ماہ اگست ۱۹۳۴ء مطابق ماہ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ | نمبر ۴

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی DELHI

مناسبات

سعودی ویمنی نزاع کا خاتمہ

تمام عالم اسلام کو یہ سنکر بڑی خوشی ہوئی کہ جزیرۂ عرب کی دو بڑی حکومتوں میں جو خوفناک جنگ چھڑی ہوئی تھی وہ بہترین طور پر ختم ہوگئی۔ یعنی بعض وفود اسلامی کی صلح پرورانہ کوششوں اور خود سلطان ابن سعود خلد اللہ ملکہ کے مسالمانہ مزاج سے گذشتہ ماہ دونوں سلطنتوں میں باقاعدہ صلح ہوگئی اور متعدد شرائط پر معاہدہ مکمل ہوگیا۔ جسکی پوری تفصیل اخبار "ام القریٰ" نے ۲۲ جون سنہ رواں کی اشاعت خاص (ضمیمہ) میں درج کردی ہے۔ افسوس ہے کہ ہم محدث میں عدم گنجائش کیوجہ سے ان شرائط کا مختصر ترجمہ بھی پیش نہیں کرسکتے۔ دونوں طرف سے شرائط صلح کا اجراء شروع کردیا گیا ہے۔ چنانچہ بموافق شرط امام یمن نے ادریسیوں کو سلطان کے فرزند امیر فیصل کے سپرد کردیا ہے۔ امیر فیصل نے اپنی فوجیں حدیدہ وغیرہ مفتوحہ مقامات سے ہٹالی ہیں۔ عسیر و نجران پر سلطان کا مکمل قبضہ تسلیم کرلیا گیا ہے۔ نیز یہ بھی طے پایا ہے کہ بیرونی ممالک میں سعودی حکومت کے سفیر ہی ضرورت کے وقت یمن کی بھی نمائندگی و حمایت کرینگے۔ اور سعودی مندوب ہی جینوا کی بین الاقوامی کانفرنسوں میں یمن کا نقطۂ نظر بھی پیش کیا کرینگے۔ گویا کسی پہلو سے یمنی حکومت نے سعودی حکومت کی ماتحتی منظور کرلی ہے۔ یہ معاہدہ فریقین نے بیحد خلوص و دوستی سے طے کیا ہے۔ چنانچہ تاوانِ جنگ کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان ابن سعود خلد اللہ ملکہ نے تاوان کے مطالبہ کی رائے فسخ کردی اور مجلس صلح میں اسکو پیش نہیں کیا۔ اسی سے سلطان کی انتہائی رواداری اور بلند حوصلگی و اعلیٰ طبیعت کا نمایاں ثبوت ملسکتا ہے۔ ہم اس خصوص میں سلطان موصوف کو مبارکباد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے عرب کی موجودہ ناقابلِ اطمینان اقتصادی حالت کے باوجود اتنے کثیر اخراجات پر تاوان جنگ معاف کردینا کوئی معمولی